سوال

(545) سلام کہتے ہوئے مصافحہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ملاقات کے وقت مصافحہ کرنے اور سلام کہنے کا حکم تو ہے کیا واپسی کے وقت سلام کہنا اور مصافحہ کرنا کسی حدیث سے ثابت ہے مصافحہ ایک ہاتھ سے کرنا چاہیے یا دو سے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

زائر کا واپسی کے وقت سلام کہنا مسنون ہے چنانچہ سنن ابی داؤد میں حدیث ہے ۔

«اذا انتہی احدکم الی المجلس فلیسلم فاذا اراد ان یقوم فلیسلم فلیست الاولی باحق من الاخرۃ» (باب فی السلام اذا قام من المجلس)

یعنی ''جب ایک تمہارا مجلس میں آئے تو سلام کہے پس جب اٹھ کر جائے پھر بھی سلام کہے پہلے سلام کی شرعی حیثیت دوسرے سے زیادہ نہیں ۔''

مقصد یہ ہے کہ دونوں دفعہ سلام کہنا مسنون ہے اور جہاں تک مصافحہ کا تعلق ہے سو اس بارے میں عرض ہے اگر تو رخصت ہونے والا مسافر ہے اس سے مصافحہ کا جواز ہے چنانچہ ترمذی میں حدیث ہے ۔

«کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ودع رجلا اخذ بیدہ فلا یدعہا حتی یکون الرجل ہو یدع ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم» (ابواب الدعوات باب ما یقول اذا ودع انسانا)

یعنی "نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی آدمی کو الوداع کرتے تو اس کا ہاتھ پکڑلیتے اسے نہ چھوڑتے حتی کہ آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھ کو چھوڑتا ۔"

پھر مسافر کو رخصت کرتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے ۔

«استودع اللہ دینک واماتتک واخر عملک»

بظاہر یہ حدیث مسافر سے مصافحہ پر دال ہے (واللہ اعلم) اور اگر رخصت ہونے والا غیر مسافر ہے تو اس سے مصافحہ کے بارے میں کوئی مرفوع صحیح حدیث ثابت نہیں اور نہ ہی کوئی صحیح اثر موجود ہے لہذا مصافحہ سے اجتناب کرنا چاہیے ۔ مصافحہ صرف ایک ہاتھ سے مسنون ہے اس بارے میں کئی ایک احادیث وارد ہیں چند ایک ملاحظہ فرمائیں ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں۔

«ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صافح الرجل لم ینزع یدہ من یدہ حتی یکون ھو الذي ینزع یدہ» الحدیث (رواہ ترمذي بحوالہ مشکواۃ المصابیح باب فی اخلاقہ وشمائلہ صلی اللہ علیہ وسلم»

یعنی "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی آدمی سے مصافحہ کرتے اپنے ہاتھ کو اس کے ہاتھ سے جدا نہ کرتے یہاں تک کہ وہ وہ آدمی اپنا ہاتھ جدا کرتا۔"

«قال رجل: یارسول اللہ!الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ اینحنی لہ؟ قال «لا» قال: فیلتزمہ ویقبلہ؟ قال: «لا» قال: فیاخذ بیدہ ویصافحہ؟ قال: «نعم» (ترمذي باب المصافحة)

اور تیسری روایت حدیث التودیع ہے جو پہلے گزر چکی ہے وغیرہ وغیرہ۔

مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو۔

«کتاب المقالة الحسنی فی سنیة المصافحة بالید الیمنی للمحدث مبارکبوري رحمہ اللہ»

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص824

محدث فتویٰ